اجتماعِ غوثیہ کا بیان (1440ھ)

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے !** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیاہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُالعزیز دبّاغ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ نبیِ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکْر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور جب وہ نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی بَرَکت سے جنّت کُشادہ ہوجاتی ہے۔ (الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنۃ، باب فی زیادۃ الجنۃ...الخ، ۳۳۸/۲)

جائیں نہ جب تک غُلام خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت: یعنی اے مالکِ جنّت پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آپ کی کیسی شان ہے کہ جب تک آپ کی اُمّت جنّت میں نہ جائے گی، اُس وقت تک کوئی بھی جنّت میں داخل نہیں ہوسکے گا، جنّت تو آپ کی مِلْکِیت ہے پھر آپ کی اجازت کے بغیر کوئی کیسے جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

ایک مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَبِیْعُ الآخر، ماہِ فاخر، ماہِ عبد القادِر جاری ہے اور آج اس کی گیارہویں(11ویں) شب ہے، جس کو عاشقانِ غوثِ اعظم **بڑی گیارہویں شریف** بھی کہتے ہیں، اس تاریخ کو دنیا بھر میں عاشقانِ غوث و رضا، محبُوبِ سُبحانی، قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا عُرس مبارک نہایت ہی عقیدت اور بڑے اِہتمام کے ساتھ مناتے ہیں۔ دُنیا بھر میں عاشقانِ رسول مختلف انداز سے **غوثِ پاک** رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے **ایصال ثواب کا اِہتمام کرتے ہیں، کہیں اِجتماعات** کا اِنعقاد کیا جاتا ہے تو کہیں **قرآن خوانی** کا سلسلہ ہوتا ہے، کہیں **مدنی مذاکروں** کے ذریعے عاشقانِ غوثِ اعظم جمع ہوتے ہیں تو کہیں **نفل روزے** رکھ کر **ایصالِ ثواب** کیا جاتا ہے۔ کہیں غوثِ پاک کے اِیصالِ ثواب کے لیے **تقسیمِ رسائل** کی ترکیب ہوتی ہے تو کہیں اجتماعات میں **لنگرِ غوثیہ** کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں دُنیا بھر میں اِس بڑی رات کو **اجتماعِ غوثیہ** کا اِہتمام کیا جاتا ہے، اِسی مُناسَبت سے ہم آج سَرزمینِ بَغْدَاد پر اپنے مَزارِ پُر اَنْوَار میں آرام فرما، اُس مُقَدَّس ہَسْتی کا ذِکْرِ خَیر سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آج کے بیان میں حضور **غوثِ پاک** رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے پاکیزہ **بچپن** کے کچھ واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی ولادت سے **متعلق پہلے** سے دی جانے والی خوشخبریاں بھی بیان کی جائیں گی، اس میں کوئی شک نہیں کہ **غوثِ پاک** رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ مادرزاد(یعنی پیدائشی) ولی تھے، لیکن آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو خود اپنی ولایت کا علم کب ہوا یہ بھی سنیں گے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی سیرت کے مختلف واقعات سننے کے ساتھ آپ کے **علمی مقام** سے **متعلق** ملنے والے مدنی پھول بھی حاصل کریں گے۔ اسی طرح دِینی طالب علموں(Students) سے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی

محبت و اُلفت اور خیر خواہی و شفقت کے کچھ واقعات بھی بیان کئے جائیں گے۔ یقیناً ایک سچا پیر انسان کا حقیقی رہنما ہوتا ہے اور جو فیض انسان اپنے پیر سے پاسکتا ہے وہ شاید کہیں اور سے ملنا ممکن نہیں ہوتا، اسی لیے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے کچھ اِرشادات سے بھی ہم رہنمائی لیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ غوثِ پاک کا مُرید ہونے کے فوائد بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ضمناً کئی اور مدنی پھول بھی بیان کئے جائیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ایسی پاکیزہ اور بَرگُزِیدَہ شَخْصِیَّت ہیں کہ خُود سَیِّدُ الْاَنْبِیاء، حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دیگر اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور مُخْتَلِف اَوْلیائے عِظام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام نے وِلادت سے قَبْل آپ کی وِلایَت کی بِشارتیں دی ہیں۔ چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** میں ہے۔

(۱) سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِشارت

محبوبِ سُبحانی، شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت سَیِّد ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے حُضُور غوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی وِلادت کی رات مُشاہَدہ فرمایا کہ سَروَرِ کائنات، فَخْرِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مع صحابۂ کرام اور اَولیائے عِظام رِضْوَانُ اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اِن کے گھر جَلْوہ اَفْروز ہیں اور اِن اَلفاظِ مُبارَکہ سے اُن کو خِطاب فرما کر بِشارت سے نوازا: "اے ابُو صالح! اللہ پاک نے تم کو ایسا فَرزَنْد (بیٹا) عطا فرمایا ہے جو وَلی ہے اور وہ میرا اور اللہ پاک کا مَحْبُوب ہے اور اس کی اَوْلیاء اور اَقْطاب میں ویسی ہی شان ہو گی، جیسی اَنْبیا اور مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام میں میری شان ہے۔" (سیرتِ غوث الثقلین، ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

جسے خَلق کہتی ہے پیارا خُدا کا
اُسی کا ہے تُو لاڈلا غوثِ اعظم

(ذوق نعت، ۱۸۱)

(۲)اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی بِشارتیں

حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ کے والدِ ماجد کو نبیِّ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عِلاوہ جُملہ اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی یہ بِشارت دی کہ تمام اَوْلیاءُ اللّٰہ تمہارے فرزندِ اَرجُمَنْد کے مُطیع (فرمانبردار) ہوں گے اوران کی گردنوں پر غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ کا قَدَمِ مُبارَک ہوگا۔" (سیرتِ غوث الثقلین، ص۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

جس کی مِنۡبر بنی گردنِ اَوْلیاء
اُس قدم کی کَرامت پہ لاکھوں سَلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۱۵)

مختصر وضاحت: سرکار غوث پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ کے قدم کی شان و عظمت پہ لاکھوں سلام! جو اولیائے کرام کی گردنوں کی زِینت بنا اوراولیائے کرام کی گردنیں اس قدم کے لئے منبر بنیں۔

(۳)حضرت حَسَن بصری رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ کی بِشارت:

غوثِ اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ سے پہلے کے اَوْلیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے کئی ایک نے آپ کی آمد کی بِشارت دی۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ نے اپنے زمانۂ مُبارَک سے لے کر

حضرت شیخ مُحیُّ الدِّین سَیِّد عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے زمانۂ مُبارَک تک تفصیل سے خبر دی کہ جتنے بھی اللہ پاک کے اَوْلیاء گُزرے ہیں، سب نے شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (کے آنے کی) کی خبر دی ہے۔(سیرت غوث الثقلین، ص۵۸)۔(غوثِ پاک کے حالات، ص۲۱)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا شیخ اَبُو بکر بن ہُوار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک روز اپنے مُریدین سے فرمایا: عنقریب عِراق میں ایک عَجَمِی شخص جو اللہ پاک اور لوگوں کے نزدیک عالی مَرتَبَت ہوگا، اُس کا نام عبدُ القادر ہوگا اور بَغْداد شریف میں سُکُونت اِخْتیار کریگا، **قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ** (یعنی میرا یہ قَدَم ہر وَلی کی گردن پر ہے) کا اِعْلان فرمائے گا اور زمانے کے تمام اَوْلیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن اس کے فرمانبردار ہوں گے۔(بہجۃ الاسرار، ذکر اخبار المشائخ عنہ بذالک، ص۱۴)(غوثِ پاک کے حالات، ص۲۳)

جو وَلی قَبْل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب اَدَب رکھتے ہیں دِل میں مرے آقا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۲۳)

مختصر وضاحت: حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان و عظمت یہ ہے کہ جو آپ سے پہلے ولی گزرے ہیں یا آپ کے بعد قیامت تک ولی ہوں گے، سب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ادب واحترام اپنے دل میں رکھتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پِیروں کے پِیر، پِیر دَسْتْ گِیر، روشن ضمیر شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مادَرْزاد (یعنی پیدائشی) وَلی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب

چھینک آتی اور اس پر وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتیں، تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ پیٹ ہی میں جواباً "یَرْحَمُكِ اللّٰہُ" کہتے، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ یکم رَمَضَانُ الْمُبارَک صبحِ صادِق کے وَقت دُنیا میں جَلوہ گر ہوئے، اُس وَقت ہونٹ آہستہ آہِستہ حَرکت کررہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔ (منے کی لاش، ص۴۔۵)

رونقِ کل اولیا یاغوثِ اعظم دَستگیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَستگیر
آپ ہیں پیروں کے پیراورآپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَستگیر
پیدا ہوتے ہی رکھے رَمضاں میں روزے، دن میں دودھ
کا نہ اک قطرہ پیا یاغوثِ اعظم دَستگیر
(وسائلِ بخشش، ص۵۴۷)

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	ہیں بحرِ سخاوت،	غوثِ پاک
دریائے کرامت،	غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت،	غوثِ پاک	سرتاپا شرافت	غوثِ پاک

♣مرحبا یاغوثِ پاک♣مرحبا یاغوثِ پاک♣مرحبا یاغوثِ پاک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھیل کُود سے بے رغبتی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا جاتا ہے کہ بچپن میں عُموماً بچے کھیل کُود کی طرف راغِب ہوتے ہیں اور پڑھائی سے دُور بھاگتے ہیں جبکہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی شان تو دیکھئے کہ بچپن ہی سے آپ کو کھیل کُود سے کوئی رَغْبَت نہیں تھی، نہایت صاف سُتھرے رہتے اور زبانِ مبارک سے کبھی کوئی کم عقلی کی بات نہ نکلتی تھی، اپنے لَڑکپَن کے مُتَعَلِّق خُود اِرشاد فرماتے ہیں کہ عُمر کے اِبْتدائی دَور میں جب کبھی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غَیب سے آواز آتی تھی کہ "لَہو ولَعِب (کھیل کُود) سے باز رہو" جسے سُن کر میں رُک جایا کرتا تھا اور اپنے گِرد و پیش پر نظر ڈالتا تو مجھے کوئی کہنے والا دِکھائی نہ دیتا تھا، جس سے مجھے دَہْشَت سی مَعْلُوم ہوتی، میں جلدی سے بھاگتا ہوا گھر آتا اور والدۂ مُحْترمہ کی آغوشِ مَحبَّت میں چُھپ جاتا تھا، اب وہی آواز میں اپنی تنہائیوں میں سُنا کرتا ہوں، اگر مجھے نیند آتی ہے تو فوراً میرے کانوں میں آکر مجھے خبردار کردیتی ہے کہ "تم کو اس لیے نہیں پیدا کیا گیا ہے کہ تم سویا کرو"۔

(بھجۃ الاسرار، ص۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں کو اللہ اللہ کہنا سکھاؤ

اے عاشقانِ اولیاء، اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے بچوں کو دوسری فُضُول باتیں سکھانے کے بجائے اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکْر سکھائیں، اِنْ شَآءَ اللہ اس کا بچوں پر اچھا اَثر پڑے گا۔

چُنانچہ مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کتاب "**اِسْلامی زندگی**" میں بچوں کی پَرْوَرِش کا اِسْلامی طریقہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے:

☆جب بچہ بولنے کے لائق ہو تو اُسے اللہ پاک کا نام سکھاؤ، پہلے مائیں اللہ اللہ کہہ کر بچّوں کو سُلاتی تھیں، مگر افسوس کہ اب تو طرح طرح کے میوزک والے کھلونے بچے کے پاس رکھے جاتے ہیں۔☆جب بچہ سمجھ دار ہو جائے، اُس کے سامنے ایسے کام نہ کئے جائیں جن سے بچوں کے اَخْلاق پر اثر پڑے۔ کیونکہ بچے اپنے سامنے کئے جانے والے کاموں کی نقل کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے سامنے نماز پڑھیں، قرآنِ کریم کی تلاوت کریں تاکہ ان میں بھی یہ عادات پیدا ہوں۔☆جب بچے کافی سمجھدار ہو جائیں تو انہیں کلمے، نماز، ایمانِ مُجْمَل، ایمانِ مُفَصَّل اور وضو، غسل وغیرہ کے احکام سکھانے چاہئیں۔(اسلامی زندگی، ص۳۰، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کی **مدنی تربیت** کے لیے ایک پیارا اور ایسا آسان طریقہ ہے کہ اگر ہر گھر میں یہ مدنی طریقہ رائج ہو جائے، گھر کے بڑے یا سرپرست اِس مدنی طریقے کو نافذ کریں تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ ہمارے بچے، چھوٹی عمر سے ہی **اللہ اللہ** کرنا سیکھیں گے، نعتیں گُنگنائیں گے، دُرود و سلام پڑھیں گے، یہ مدنی طریقہ اپنانے کی برکت سے بچوں کی مدنی تربیت کے ساتھ ساتھ ہر گھر میں **سُنّتوں کی مدنی بہاریں** آنا شروع ہو جائیں گی، یہ مدنی طریقہ اپنانے کی برکت سے **ہر گھر امن کا گہوارہ** بنتا چلا جائے گا، یہ مدنی طریقہ اپنانے کی برکت سے گھر سے **بلائیں اور مصیبتیں** دُور ہوں گی۔ ہو سکتا ہے کہ تمام عاشقانِ رسول یہ سوچ رہے ہوں گے کہ آخر وہ کون سا مدنی طریقہ ہے کہ جس کو نافذ کرنے سے اِتنی ساری برکتیں نصیب ہو سکتی ہیں، میرا مشورہ ہے کہ تمام اسلامی بھائی نیّت کرلیں کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس مدنی طریقے کو ہم بھی اپنے گھر میں نافذ کریں گے تاکہ ہمارے بچوں

کی مدنی تربیت بھی ہو اور وہ شروع سے ہی **اللہ اللہ** کرنے والے بن جائیں۔

توجہ کے ساتھ سُنیے وہ مدنی طریقہ کون سا ہے ؟جی ہاں !وہ مدنی طریقہ ہے **مدنی چینل**!!!ہم میں سے اِس وقت کئی ایسے عاشقانِ رسول ہوں گے کہ جن کے گھروں میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے بہت ساری برکتیں ملنے کے ساتھ ساتھ ان کے بچوں کی مدنی تربیت بھی ہوئی ہو گی، جس گھر میں ابھی تک مدنی چینل نہیں چلایا کبھی کبھی چلتا ہے ،وہ گھر والے بھی ایک بار مدنی چینل آن کر کے تو دیکھیں ،اِس میں آخر وہ کونسی چیز ہے جس کی برکت سے اِتنی ساری برکتیں ملتی ہیں، آپ جب بھی مدنی چینل آن کریں گے یا تو **تلاوتِ قرآن** کی آواز آرہی ہو گی، یا **نعتِ مصطفٰے** کے ترانے گُونج رہے ہوں گے، کبھی **حلال وحرام کے مسئلے** بیان ہو رہے ہوں گے، کبھی سُنّتوں بھرے بیان کے ذریعے **نیکی کی دعوت** دی جارہی ہو گی ،اَلْغَرَض! مدنی چینل ہر وقت (دن ہویارات) ہمیں اور ہمارے بچوں کو کوئی نہ کوئی نیکی کی بات بتائے گا، اچھی چیز سکھائے گا، ہم ایک بار گھر میں مدنی چینل آن تو کریں، اگر کسی عَلاقے میں مدنی چینل چلنے کے حوالے سے کوئی مسئلہ (Problem) ہو تو متعلقہ شعبے کے ذِمہ داران سے رابطہ کر کے اِس کا حل بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بچوں کی مدنی تربیت کے لئے بچوں کی سچی کہانیاں لکھی ہیں، جس میں بہت ہی پیارے پیارے عنوان ہیں، انداز بھی بہت آسان رکھا ہے تا کہ بچے بآسانی سمجھ سکیں، ساتھ میں جگہ جگہ خاکے بنائے گئے ہیں تا کہ بچوں کے لئے کشش ہو، بچوں کی یہ کہانیاں مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے اور اگر ویب سائٹ سے پڑھنا چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

www.dawateislami.net سے آپ ان کہانیوں کو پڑھ بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں اور اس کا پرنٹ بھی نکال سکتے ہیں۔ ان رسائل کے نام یہ ہیں (1)نور والا چہرہ(2)فرعون کا خواب (3) بیٹا ہو تو ایسا (4) جھوٹا چور۔"**اولاد کے حقوق**" پر مبنی **دلچسپ سوال جواب** بھی اسی ویب سائٹ اور میموری کارڈ(Memory Card) بنام **فیضانِ مدنی مذاکرہ نمبر8** سے دیکھے اور مدنی مُنّوں کو دِکھائے جاسکتے ہیں۔

اے کاش! بچوں کو جِنّوں اور بھُوتوں کی کہانیاں پڑھانے یاسنانے کے بجائے ہم یہ سچی اسلامی کہانیاں بچوں کو پڑھائیں یاسنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ ہم دیکھیں گے کہ ہمارے بچے مدنی ماحول میں ڈَھلتے چلے جائیں گے۔ آیئے سب مل کر بارگاہِ مُصطفٰے میں **اِستغاثہ** پیش کرتے ہیں:

مِرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
اِنہیں خُلد میں بسانا مَدنی مدینے والے

مِرے جس قَدَر ہیں اَحباب انہیں کردیں شاہ بیتاب
ملے عِشق کا خزانہ مَدنی مدینے والے

مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اپنی وِلایت کا عِلْم ہونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے بارے میں سُن رہے تھے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے پاکیزہ بچپن سے متعلق کچھ اور مدنی پھول حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ حُضُور غوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں کہ جب میں بچپن میں مَدْرَسہ کو جایا کرتا تھا تو روزانہ ایک فِرِشتہ اِنْسانی شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے مَدْرَسہ لے جاتا، خُود بھی میرے پاس بیٹھا رہتا تھا، میں اس کو مُطْلَقاً نہیں پہچانتا تھا کہ یہ فِرِشتہ ہے، ایک دن میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں فِرِشتوں میں سے ایک فِرِشتہ ہوں، اللہ پاک نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ میں مَدْرَسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں۔

اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں، کہ ایک روز میرے قریب سے ایک شخص گُزرا، جس کو میں بالکل نہ جانتا تھا، اس نے جب فِرِشتوں کو یہ کہتے سُنا کہ کُشادہ ہو جاؤ تاکہ اللہ پاک کا ولی بیٹھ جائے، تو اس نے ایک فِرِشتے سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ تو فِرِشتے نے جواب دیا کہ یہ سادات کے گھرانے کا لڑکا ہے، تو اس نے کہا کہ یہ عَنْقَریب بہت بڑی شان والا ہوگا۔ (بهجة الاسرار، ص۴۸)

آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے صاحبزادے شیخ عبدُ الرَّزّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے دَرْیافْت کیا گیا کہ آپ کو اپنے وَلی ہونے کا عِلْم کب ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب میں دس برس (10 Years) کا تھا اور اپنے شہر کے مکتب (مدرسے) میں جایا کرتا تھا اور فِرِشتوں کو اپنے پیچھے اور اِرْدگرد چلتے دیکھتا، جب مکتب (مدرسے) میں پہنچ جاتا تو وہ بار بار یہ کہتے کہ اللہ پاک کے وَلی کو بیٹھنے کے لیے جگہ دو۔ اسی واقعہ کو بار بار دیکھ کر میرے دل میں یہ اِحساس پیدا ہوا کہ اللہ پاک نے مجھے دَرَجۂ وِلایت پر فائز کیا ہے۔ (بهجة الاسرار، ص۴۸)

فِرِشتے مَدرَسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رُتبہ غوثِ اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے
تو کہہ دوں گا طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوثِ اعظم کا

جمیلِ قادری سو جان سے ہو قربان مُرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک ہیں بحرِ سخاوت، غوثِ پاک
دریائے کرامت، غوثِ پاک فرماؤ حمایت غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت، غوثِ پاک سر تا پا شرافت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ پاک پر اللہ پاک کا فضل ہوا کہ آپ نے اپنی ولایت کو پہچان لیا مگر یاد رہے کہ ولی پر یہ ظاہر ہو جائے کہ وہ ولی ہے، یہ ولایت کے لیے ضروری نہیں، البتہ ولی عالم ضرور ہوتا ہے اور شریعت کا پابند ہوتا ہے، کوئی بے نمازی، شراب وجُوئے کا عادی، شریعت کا باغی کبھی ولی نہیں ہو سکتا اور اس دورِ جَدِید میں بالخصوص نوجوان نَسْل ایسے لوگوں کی تلاش میں سَر گَرداں نَظر آتی ہے جنہیں وہ دُنیا میں کامیابی کے لئے اپنا آئیڈِیَل بنا سکے۔ مگر صَد اَفسوس! اسلامی تَعْلِیْمات

سے دُوری کی بِنا پر وہ یہ بات بُھول چکی ہے کہ دُنیاوی زِندگی فانی ہے۔ لہٰذا اُخروی زِندگی میں نَجات پانے اور بار گاہِ خُداوَندی میں سُرخرو(کامیاب)ہونے کے لئے بے حد ضَروری ہے کہ ہم اِسی دنیا میں ایسے لوگ تلاش کریں جو سِیرت و کِردار کے اعلیٰ نُمونے ہوں اور ہم اُنہیں آئیڈِیَل بنا کر فَخْر مَحْسُوس کریں۔ کیونکہ کوئی اِنْسان اُس وَقْت تک اپنی سِیرت کو صَحِیح اِسْلامی خُطُوط پر چلا نہیں سکتا جب تک کہ اُس کے سامنے سِیرت وکِردار کے اعلیٰ نُمونے مَوْجُود نہ ہوں۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بڑھ کر کوئی دوسرا اِنْسان آئیڈِیَل نہیں بن سکتا کیونکہ اُن کا اَصْل کام ہی تَعْمِیْرِ سِیْرت، تعمیرِ معاشرہ اور تعمیر انسانیت ہے۔

فرمانِ الٰہی ہر مُؤمِن و مُتَّقِی کے لئے نہ صِرف مَشْعَلِ راہ بلکہ مَقْصَدِ حَیات ہے جیسا کہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 21 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾(ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔(پ۲۱، الاحزاب:۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت دوسروں کی تربیت کا باعث ہوتی تھی، جو بھی اللہ پاک کی رحمت سے آپ کی صحبت کا شرف پاتا تو وہ صحبتِ مصطفٰے کی برکت سے چمکتا دمکتا چاند بن جاتا تھا۔ رسولِ خدا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد دوسروں کی تربیت کرنے کا کام آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے تربیت یافتہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد ہر دور میں ایسے علما اور بزرگ آتے رہے جنہوں نے اپنے کردار اور افکار سے نیکی کی دعوت دینے کے اس عظیم کام کو آگے بڑھایا۔ سلطنتیں بنتی رہیں اور مٹتی رہیں، حکومتیں وجود میں آتی

رہیں اور ختم ہوتی رہیں، شہر بنتے رہے اور اُجڑتے بھی رہے، لیکن اللہ پاک کے ان نیک بندوں نے نیکی کی دعوت دینے کے اس اہم کام کو کبھی ترک نہ کیا۔ ان لوگوں نے جب احکامِ الٰہی کو خود پر نافذ کیا تو اللہ پاک نے ان کی حکومت و سلطنت لوگوں کے دلوں پر قائم فرمادی اور انہیں اپنا دوست قرار دیتے ہوئے ﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝۶۲﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور نہ اُنہیں کچھ اَندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔ پ۱، البقرۃ:۶۲) کامژدہ بھی عطا فرمایا۔

اِنہی میں سے ایک شخصیت حضرت سَیِّدُنا غَوثِ اَعْظَم جِیلانی، قُطْبِ رَبّانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہے، جنہوں نے لالَچ و خَوف سے بےنیاز ہو کر فقط رِضائے اِلٰہی کے لئے اپنی زِندگی کا لمحہ لمحہ لوگوں کی اِصْلاح کے لئے وَقْف کِیا اور ان کی آخرت کو سنوارنے کے لیے زندگی بھر مصروفِ عمل رہے۔ اللہ پاک نے آپ کو بڑی شانوں سے نوازا۔ **غوثِ پاک کی شان دیکھئے** کہ آپ پیدائشی طور پر اللہ کریم کے ولی تھے۔ (تفریح الخاطر، ص۵۸، مفہوماً) **غوثِ پاک کی شان دیکھئے** کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا، سحری کے وقت دودھ نوش فرماتے اور پھر غروبِ آفتاب پر روزہ افطار کرتے تھے۔ **غوثِ پاک کی شان دیکھئے** کہ پانچ (5) برس کی عمر میں بِسمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے تَعَوُّذ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم) اور تَسْمِیَه (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) کے بعد 18 پارے زبانی سُنادیئے اور فرمایا: میری ماں (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کرلیا۔ (رسالہ مُنّے کی لاش، ص۴) **غوثِ پاک کی شان دیکھئے** کہ آپ نے 40 سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی، آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر 2 رکعت نمازِ نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بهجة الاسرار، ذکرطریقه، ص۱۶۴) **غوثِ پاک کی شان دیکھئے** کہ آپ بہت زیادہ عبادت و رِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے تھے، پندرہ (15) سال تک رات

بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔(بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه... الخ،ص۱۱۸ ملخصاً) اور روزانہ ایک ہزار (1000)رَکْعَت نَفل ادا فرماتے تھے۔ (غوث پاک کے حالات، ص۳۲) **غوثِ پاک کی شان دیکھئے** کہ آپ تیرہ(13)عُلوم میں بیان فرمایا کرتے تھے،آپ کے مدرسۂ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث اور فِقْہ وغیرہ پڑھتے تھے،دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث،فِقْہ، کلام،اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔(بهجة الاسرار،ص۲۲۵ ملخصاً) **غوثِ پاک کی شان دیکھئے** کہ آپ کے دستِ کرامت پر پانچ سو(500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو،چور،فساق وفُجّار،فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔

(بهجة الاسرار،ذکر وعظه،ص۱۸۴)

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اُن کے نَقْشِ قَدَم پر چلیں اور اُن کی سِیْرت سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھُولوں پر عَمَل کرتے ہوئے اپنی دُنیا وآخِرت کو بہتر بنائیں۔اللہ پاک ہمیں بھی حُضُورِ غَوْثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نَقْشِ قَدَم پر چلنے کی تَوْفِیْق عَطا فرمائے۔

جو خوش نصیب عاشقانِ غوث و رضا سنت کی خدمت کے لئے وقفِ مدینہ ہوں، نیکی کی دعوت دیں،ہر ماہ مدنی قافلوں میں سفر کریں، مدنی انعامات اپنائیں،اُن کے لئے عاشقِ غوث ورضا امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بار گاہِ غوثیت میں التجاء کرتے ہیں:

سجائیں عِمامہ بڑھائیں جو داڑھی　　انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

جو ہیں وَقف، سنّت کی خدمت کی خاطر　　انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت　　انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ　　انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو دیں راہِ مولا میں بارہ مہینے　　انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو اپناتے ہیں "مدنی انعام" اکثر　　انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علم کے سمندر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه اللہ پاک کے بہت بڑے ولی ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کے بہت بڑے امام، مفتیِ اسلام اور علمِ دِین کے ایسے سمندر تھے کہ جس کا کنارہ نہیں۔ آپ کا علمی مقام اس قدر بلند تھا کہ بڑے بڑے علماء آپ کے سمندرِ علم سے اپنی پیاس بجھاتے نظر آتے ہیں۔

علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالِم و امام تھے، آپ نے عِلْمِ قرآن، عِلْمِ حدیث، عِلْمِ فِقْہ، جُغْرافِیہ، عِلْمِ طِب، تاریخ، تفسیر، عِلْمِ نُجُوم، حساب، لُغَت اور نحو وغیرہ کے علاوہ دیگر بہت سے عُلوم وفُنُون میں بھی قابلِ قدر کتابیں تصنیف فرمائیں، آپ کی تصانیف کی تعداد تین سو(300) سے زیادہ بتائی جاتی ہے، جن میں کافی کتابیں کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔[1]

1 . . . مُقدمہ عیونُ الحکایات، حصہ ا، ص٦ ملتقطاً وملخصاً

امام ابنِ قُدامہ حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے میں وعظ وخطابت کے اِمام تھے، مختلف عُلوم وفُنُون میں بہترین کتابیں تصنیف فرمائیں، تدریس بھی کرتے تھے اورآپ حافظُ الحدیث بھی تھے۔(ایک لاکھ (100،000)احادیث مُبارَکہ سَنَد کے ساتھ یاد کرنے والے شخص کو حافظُ الحدیث کہا جاتا ہے)[1]

آیئے!وقت کے اس جلیل القدر امام علامہ ابن جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

عِلْم کا سَمُنْدر

حضرت سَیِّدُنا حافظ ابُوالْعَبَّاس احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اجتماعِ غوثیہ میں حاضر ہوا،ایک قاری نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وعظ کا آغاز کیااور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارَکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آیت کا ایک معنی بیان فرمایا،میں نے عَلامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا،کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟اُنہوں نے جواب دیا،ہاں!مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا،اس کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک ایک کرکے گیارہ(11) تفسیری اقوال ذِکر فرمائے،میرے پوچھنے پر ہر بار علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے رہے کہ یہ تفسیری قول بھی مجھے معلوم تھا،حافظ ابوالعباس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس ایک آیتِ مُبارَکہ کے چالیس (40) تفسیری اقوال بیان فرمائے اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا، مگر گیارہ(11) تفسیروں کے بعد سے ہر تفسیر کے بارے میں میرے پوچھنے پر علامہ ابنِ جوزی نَفی میں سَر ہلاتے ہوئے کہتے رہے کہ یہ تفسیر

---

1 . . . مُقدمہ آنسوؤں کا دریا، ص ۱۵

میرے عِلم میں نہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُضُور غوثِ اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے علمی مقام و مرتبے کی بلندی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے ایک ہی وقت میں ایک آیتِ مُبارَکہ کی چالیس(40) تفسیریں بیان فرمائیں، جن میں سے اُنتّیس (29) تفسیریں علّامہ ابنِ جوزی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے علم میں بھی نہ تھیں، حالانکہ علامہ ابنِ جوزی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ وقت کے بہت بڑے عالِم و امام تھے۔ اس سے حُضُور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے علمی سمندر کی بے پناہ گہرائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مَظہرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم مُظہِرِ رِفعَتِ جبّار ہیں غوثِ اعظم
نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۹)

مختصر وضاحت: یعنی حضور غوث پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اللہ پاک کی عطا سے اس کی عظمت و رفعت کے مظہر ہیں، آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نائب ہیں اور تمام اولیا کے سردار ہیں۔

اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک ہیں بحرِ سخاوت، غوثِ پاک
دریائے کرامت، غوثِ پاک فرماؤ حمایت غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت، غوثِ پاک سر تا پا شرافت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

1…اخبار الاخیار، ص ۱۱، بهجة الاسرار، ذکر علمه...الخ، ص ۲۲۴، زبدة الاثار، ص ۵۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم کا مقام و مرتبہ

شَیْخ امام اَبُو عَبْدُ اللہ بن اَحمد بن قُدَامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شَیْخُ الاسلام، سُلطانُ الاولیاء، مُحیُ الدِّین، سَیِّد عَبْدُالْقَادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے عِلْم کے حُصُول میں بہُت کوششیں کیں۔ آپ نے بہت سے عُلَمائے وقت اور مَشَائخِ زمانہ سے عِلْم حاصل کِیا۔ وقت کے مَشَائخ اور اَوْلِیاء کی صحبتوں میں رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ اپنے زمانے کے عُلَماء اور مشائخ میں سب سے بڑے مرتبے پر فائز ہوئے۔ تَحْصِیْل عِلْم کے لیے آپ نے بہت سی مَشَقَّتیں اور مَصَائِب بر داشت کیے۔ آخِر کار آپ دُنیوی مُعاملات سے لا تَعَلُّق ہو کر یادِ الٰہی اور وَعظ و نصیحت میں مشغول ہو گئے۔ زمانے بھر میں آپ کے مَنَاقِب روشن ہو گئے، دِین کے مَنصب آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی وجہ سے ظاہر ہو گئے، عِلْم کے مَرَاتِب آپ کے سبب بُلَند ہونے لگے اور شریعت کے لشکر آپ کے سبب قُوَّت پانے لگے۔ عُلَماء کی بہُت بڑی تعداد نے آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی طرف رُجُوع کِیا اور آپ سے شاگردی کا شَرَف حاصل کِیا، بہُت سے فُقَرا، بڑے بڑے عُلَماء اور بلند مرتبہ پیرانِ عُظام نے بھی آپ سے خِرْقَۂِ خِلَافَت حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کِیا۔[1]

حضرت سَیِّدُنا شیخ محمد بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین سے فراغت حاصل کرلی تو آپ درس و تدریس کی مَسْنَد اور اِفتاء کے منصب پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو وعظ و نصیحت اور علم و عمل کی اشاعت کرنے میں مصروف ہو گئے، چُنانچہ دُنیا بھر سے عُلَماء و صُلَحاء آپ کی بارگاہ میں علم سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے، اس وقت بغداد میں آپ کے پائے کا کوئی نہ

1…نزهة الخاطر الفاتر، ص۲۰، ۱۹ ملخصاً

تھا۔[1] آپ علم کے سمندر تھے، آپ کو عِلْمِ فقہ، عِلْمِ حدیث، عِلْمِ تفسیر، عِلْمِ نَحْو اور عِلْمِ ادب وغیرہ عُلوم پر دسترس حاصل تھی، جب آپ کو آپ کے اساتذہ نے عِلْمِ حدیث کی سَنَد دی تو فرمانے لگے، اے عبدُ القادر الفاظِ حدیث کی سَنَد تو ہم آپ کو دے رہیں ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث کے معانی و مفہوم کا سمجھنا تو ہم نے آپ ہی سے سیکھا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عِلْمِ دِین کے پھیلانے کا اِس قدر ذَوق و شوق تھا کہ آپ اپنا وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے اور علمی کاموں ہی میں اکثر مصروف رہتے، دوسرے شہروں کے طَلَبہ بھی آپ کی تعریفات اور عُلوم و فُنون میں مہارت کے چرچے سُن کر آپ کی خدمت میں عِلْمِ دین حاصل کرنے اور آپ کے فیض سے برکتیں لُوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، آپ علم و عمل کے ایسے پیکر تھے کہ جو بھی آپ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتا، وہ خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا، آیئے! آپ کے علم و عمل اور درس و تدریس کی خوبیوں اور علمی خدمات کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

مَسْنَدِ تَدْرِیْس

حضرت سَیِّدُنا قاضی ابو سعید مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بغداد میں ایک مدرسہ تھا، وہ اس میں وعظ و نصیحت اور علم حاصل کرنے والوں کو علم سکھایا کرتے تھے، جب قاضی صاحب کو آپ کے علمی و عملی فضل و کمالات اور فہم و فراست کا علم ہوا تو قاضی صاحب نے اپنا مدرسہ آپ کے حوالے کر دیا، پھر جب لوگوں نے آپ کے فضل و کمال اور علمی مہارت کا چرچا سنا تو لوگوں کی کثیر تعداد آپ کی بارگاہ میں عِلْمِ

1…قلائد الجواھر ص ۵ ملخصاً

2…حیات المعظم فی مناقب غوث اعظم ص ۴۶ بتغیر قلیل

دِین حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونے لگی۔[1]

تیرہ(13)عُلوم پر دسترس

صاحبِ بَھْجَۃُ الْاَسْرار حضرت علامہ نورُ الدِّین ابُوالحسن علی شَطْنُوفی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ تیرہ(13)علوم میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فِقْہ اورعِلْمُ الْکَلام وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد آپ تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔[2]

طَلَبہ سے محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ علم و عمل کے پیکر اور زبردست حُسنِ اَخْلاق کے مالک تھے، آپ طَلَبہ پر اِنتہائی شفقت فرماتے، ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے جیسا کہ

طالبِ علم کی راہِ علم میں مدد

امام اِبنِ قُدَامہ حنبلی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حضرت سَیِّدُنا غَوثُ الاعظم، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ہم نے آپ کی عمر کا آخری حصہ پایا اور آپ کے مدرسے میں مقیم رہے، ہمارا اس طرح خیال رکھا جاتا کہ کبھی غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنے

1…سیرت غوث اعظم ص ۵۸ ملخصاً

2…بھجۃ الاسرار، ص ۲۲۵ ملخصاً

شہزادے حضرت سَیِّدُنا یحییٰ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو ہماری جانب بھیجتے، وہ ہمارے لیے چراغ جلاتے اور آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ ہمارے لیے اپنے گھر سے کھانا بھیجتے۔(سیر اعلام النبلاء، الشیخ عبد القادر بن ابی صالح، ۱۵/ ۱۸۳)

ترے دَر سے ہے منگتوں کا گُزارا یا شہِ بغداد — یہ سُن کر میں نے بھی دامن پَسارا یا شہِ بغداد

شہا! خَیرات لینے کو سلاطینِ زمانہ نے — ترے دَربار میں دامن پَسارا یا شہِ بغداد

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۴۴)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طلبائے کرام کی خدمت کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے، حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ علمِ دین سیکھنے والے طلبۂ کرام پر کیسی شفقت فرمایا کرتے تھے کہ اُن کیلئے اپنے گھر سے کھانا بھیجا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ دِینی طلبہ کی ضروریات کا اپنی اپنی استطاعت کے مطابق خُوب خُوب خیال رکھا کریں، مثلاً جن سے بن پڑے بالخصوص غریب طلبۂ کرام کے لیے دِینی کتابیں، کپڑے، موسِم کے لحاظ سے رہائش کی ضروریات پوری کرنے میں رِضائے اِلٰہی اور دِیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنا حصہ مِلا کر دِین کی مدد کرنے والوں کی صف میں ہم بھی شامل ہو جائیں، کیا معلوم کہ اِس نیک عمل کی برکت سے ہمارا پاک پروردگار ہم سے سدا کے لیے راضی ہو جائے، کیا معلوم کہ اِس نیک عمل کی برکت سے ہمیں حتمی مغفرت کا پروانہ مِل جائے، دیکھئے! جس طرح ہم اپنے بچوں کو اچھے سے اچھا کھانا کھلانا پسند کرتے ہیں، اچھے سے اچھا لباس پہنتے دیکھنا پسند کرتے ہیں، ذرا سوچئے! سردی کے موسم میں ہم اپنے بچوں کا کتنا خیال کرتے ہیں کہ کہیں میرے لال کو سردی نہ لگ جائے، میرے بیٹے کی طبیعت تو ایسی ہے کہ نہ ہی ہلکی سے ٹھنڈی ہوا برداشت کر سکتا ہے، نہ ہی گرم ہوا کا ہلکا سا جھونکا، اِسی طرح علمِ دِین

حاصل کرنے والے طلبائے کرام کے لیے بھی غور کریں کہ ان کو بھی کئی بنیادی ضروریاتِ زندگی درپیش ہوں گی جو کہ ہر جگہ بآسانی دَستیاب نہ ہوتی ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں 606 سے زائد جامعات ہیں۔ جہاں پچاس ہزار سے زائد طلبہ و طالبات علمِ دین حاصل کرنے کی سعادت پارہے ہیں۔ آپ اپنے مدنی عطیات وصدقات سے دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ تعاون آپ کی قبر کو اچھا کرنے کے ساتھ محشر میں بھی کام آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

فتویٰ نویسی کے بادشاہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ درس وتدریس، تصنیف وتالیف، وعظ ونصیحت اور اس کے علاوہ مختلف علمی شعبوں میں انتہائی مہارت رکھتے تھے، مگر خاص طور پر فتویٰ نویسی میں تو آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دور کے بڑے بڑے عُلماء، فقہاء اور مفتیانِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام بھی آپ کے لَاجواب فتووں سے حیران رہ جاتے تھے۔

شیخ امام مُوَفَّقُ الدِّین بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم 561ہجری میں بغداد شریف گئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ سَیِّد عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم وعمل اور فتویٰ نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے۔[1] آپ کی عِلمی مہارت کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ سے اِنتہائی مشکل مسائل بھی پوچھے جاتے تو آپ اُن مسائل کا نہایت آسان اور عُمدہ جواب دیتے، آپ نے درس وتدریس اور فتویٰ نویسی میں تقریباً (33) برس دینِ متین کی خدمت سرانجام دی، اس دوران جب آپ کے فتاویٰ علمائے

1 . . . بهجة الاسرار، ص ۲۲۵

عراق کے پاس لائے جاتے تو وہ آپ کے جواب پر حیرت زدہ رہ جاتے۔

امام ابُو یَعلیٰ نجمُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ عراق میں فتویٰ کے لحاظ سے بہت مشہور تھے اور لوگ فتاویٰ کے لیے آپ سے رابطہ کرتے تھے۔[1] آیئے! اسی مُناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی علمی مہارت کا ایک واقعہ سنتے ہیں، چُنانچہ

مشکل مسئلہ کا آسان جواب

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرزّاق جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی بارگاہ میں سوال بھیجا گیا کہ ایک شخص نے تین (3) طلاقوں کی قَسَم اس طور پر کھائی کہ وہ اللہ پاک کی ایسی عبادت کرے گا، جو اُس وقت رُوئے زمین پر کوئی اور شخص نہ کررہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اُس کی بیوی کو 3 طلاقیں، جب آپ کی بارگاہ میں یہ مسئلہ پیش کِیا گیا اور پوچھا گیا کہ وہ شخص کیا کرے اور کونسی ایسی عبادت کرے کہ اس کی بیوی طلاقوں سے بچ جائے اور قسم بھی نہ توڑنی پڑے؟ تو آپ نے فوراً اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ یہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ کو خالی کروا کر تنہا طواف کرے، اس کی قسم بھی پوری ہو جائے گی اور اس کی بیوی کو طلاق بھی نہیں ہو گی، آپ کے اس جواب سے عُلماء حیران رہ گئے۔[2]

علومِ مصطفےٰ و مُرتضےٰ کے   تمہیں پر ہیں کھُلے اَسرار یا غوث

(قبالۂ بخشش، ص ۶۵)

مختصر وضاحت: یعنی سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور مولائے کائنات حضرت سیدنا علی

1...بھجۃ الاسرار ص ۲۲۵ ملتقطا وملخصاً

2...بھجۃ الاسرار، ص ۲۲۶ ملخصاً

المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے علوم کے راز غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر واضح ہوئے۔

اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعث برکت غوثِ پاک

ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک ہیں بحرِ سخاوت، غوثِ پاک

دریائے کرامت، غوثِ پاک فرماؤ حمایت غوثِ پاک

ٹل جائے مصیبت، غوثِ پاک سر تاپا شرافت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظاہری و باطنی اوصاف کے جامع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی انتہائی ذہانت اور علمی مہارت کا پتا چلتا ہے، جس نے علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کو بھی حیران کر دیا، یہاں میں ایک شرعی مسئلے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ بد قسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں طلاق دینے کے مُعاملے میں انتہائی غلط طریقہ رائج ہو چکا ہے اور وہ یہ کہ اگر خدا نخواستہ طلاق دینے کی نوبت آتی ہے تو ایک ساتھ ہی تینوں طلاقیں دی جاتی ہیں حالانکہ یہ غلط طریقہ ہے، اکٹھی تین طلاقیں دینا ناجائز و گُناہ ہے۔ اس ضمن میں دارُ الافتاء اہلسنّت کی طرف سے طلاق سے متعلق جاری ہونے والے ایک اَہم پمفلٹ کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہو گا، اس پمفلٹ کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انسان کا حقیقی دُشمن!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَفْس و شیطان، اِنْسان کے حقیقی دُشْمن ہیں۔ ان میں سے نَفْس تو شیطان سے بھی زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ اسی نے شیطان کے اِیمان کو برباد کرکے اسے اَبدِی لَعْنَتوں کا مُسْتَحِق ٹھہرایا۔ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "نفس کے بے شُمار مَعانی ہیں: (ان میں سے ایک یہ ہے) نفس اسے کہتے ہیں: جو انسان میں شہوت اور غُصّے کو اُبھارتا ہے۔ صُوفیائے کرام اس لَفْظ کو اکثر اِسْتعمال کرتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک نَفْس سے مُراد انسان میں مَذمُوم (بُری) صِفات جمع کرنے والی قُوَّت ہے۔" (احیاء العلوم، ۳/ ۵)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس نے اپنے نفس کی پیروی کی، نفس نے اسے تباہی وبربادی کے گڑھے میں پہنچادیا۔ نَفْس کی ہلاکتوں سے بچنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نَفْس بُرائی کا ہی مشورہ دیتا ہے، یہ اس کی فطرت ہے، ایک مُدّت کے بعد یہ اِصْلاح پذیر ہو گا، تم پر لازِم ہے کہ ہر وَقْت نَفْس سے مُجاہَدہ کرتے رہو! (یعنی اس کی مُخالَفت پر کمربستہ رہو) (الفتح الربانی، 43 مجلس، ۱۳۹، ملتقطاً) ایک اور مقام پر اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے نفس سے ہمیشہ کہتے رہو کہ تیری نیک کمائی تجھے فائدہ دے گی اور تیری بُری کمائی تیرے لیے وَبال ثابت ہو گی، کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہ تو عمل کرے گا اور نہ ہی اپنے اعمال میں سے کچھ دے گا۔ (اے بندے یادرکھ!) نیک اعمال کرتے رہنا اور نفس سے مُجاہَدہ کرنا بے حد ضروری ہے، تیرا دوست وُہی ہے جو بُرائی سے روکے اور تیرا دُشْمن وُہی ہے جو تجھے گمراہ کرے۔ (الفتح الربانی، ۴۳ مجلس، ص ۱۴۰) مزید فرماتے ہیں: جب تک نَفْس نَجاستوں اور بُری خواہشات سے پاک نہ ہو گا تو اسے اللہ پاک کی بارگاہ کا قُرب کیسے حاصِل ہو سکتا ہے؟ اپنے نَفْس کی خواہشات اور اُمیدوں کو ختم کردے، جبھی تیرا نَفْس تیرا مُطِیع ہو گا۔ (الفتح الربانی، ۴۳ مجلس، ص ۱۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی نفس کی بات ماننا اوراس کے مقابلے سے غافل ہو جانا سَر اسر بے وقوفی ہے۔ اس لیے ہم پر لازمی ہے کہ نَفْس کامُقابَلہ کریں اور اس پر قابو پانے کی کوشش کریں، اس کی خواہشات کم کریں یعنی اس کی لَذّتیں چُھڑوائیں، اسے زِیادہ سے زِیادہ عبادتوں کی طرف مائل کریں نیز اس کی آفتوں اور شَرارتوں سے بچنے کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا بھی کرتے رہیں۔ یقیناً عَقْلمندی کاتَقاضا بھی یہی ہے کہ دُشمن کو دُشمن سمجھ کر اس کا مُقابلہ کِیا جائے نہ کہ اس سے لاپَروائی برتی جائے۔ شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال ہے: "عَقْلمند وہ ہے جو اپنے نَفْس کو اپنا تابعدار بنالے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز (بے وَقُوف) وہ ہے، جو اپنی خواہشات پر چلتا ہو اور اللہ پاک کی رحمت کی اُمید بھی کرتا ہو۔

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب فی اوانی صفۃ الحوض، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۷)

اللہ اللہ کے نبی سے فریاد ہے نَفْس کی بَدی سے
اِیمان پہ مَوت بہتر او نَفْس! تیری ناپاک زِندگی سے
گھرے پیارے پُرانے دِل سوز گُزرا میں تیری دوستی سے

(حدائقِ بخشش: ۱۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام کی صحبتوں کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَفْس پر قابُو نہ پاسکنے کی ایک وجہ اس کی پہچان نہ ہونا بھی ہے۔ نَفْس اپنے جال میں کس طرح پھنساتا ہے، اپنی چالیں کس طرح آزماتا ہے، یہ پہچان نہ ہونے کی وجہ سے بھی

بندہ نفس کا شکار ہو جاتا ہے۔ نفس کی چالوں اور اس کے مکر و فریب کو پہچاننے کیلئے اللہ پاک کے محبوب اور نیک بندوں کی صحبت اختیار کی جائے۔

حُضُور سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ اسی بات کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: **مَنْ اَكْثَرَ مِنْ مُّخَالَطَةِ الْعَارِفِيْنَ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ عَرَفَ نَفْسَهٗ**۔ یعنی جو شَخْص اللہ پاک کی مَعْرِفَت رکھنے والے بندوں (اَوْلِیاءُ اللہ) کی صحبت میں رہتا ہے، تو وہ اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے۔ (الفتح الربانی، المجلس الرابع والخمسون، ص ۱۸۰) مزید فرماتے ہیں: بیشک اَوْلِیاءُ اللہ کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ کسی شَخْص کی طرف نظر کریں اور اس (کے دل) پر تَوَجُّہ کر دیں تو اس کے ایمان، یقین اور ثابت قدمی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ (الفتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۱۹ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت میں رہنے کی برکت سے دل کی دُنیا بدل جاتی ہے۔ فی زمانہ اچھی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی بھی ہے۔ ہمیں بھی اس مدنی ماحول میں رہتے ہوئے گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں کا جذبہ پانے کیلئے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع، اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے ہفتہ وار مدنی مذاکرے و دِیگر مدنی کاموں میں شرکت کے ساتھ ساتھ، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہنا چاہئے اور عاشقانِ رسول کی صحبت اور مدنی انعامات پر عمل کی عادت بنانی چاہیے، کیونکہ نیک لوگوں کی گھڑی بھر کی صحبت، بڑے بڑے گناہ گاروں کی بگڑی بنا دیتی ہے۔ مَنْقُول ہے کہ ایک بار سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آ رہے تھے کہ راستے میں ایک چور کھڑا کسی مُسافر کو لُوٹنے کا انتظار کر رہا تھا، آپ رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ جب اس کے قریب پہنچے تو پُوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: دیہاتی ہوں، مگر آپ رَحمَۃُ اللہ

عَلَیْہ نے کَشْف کے ذریعے اس کی مَعصیَّت(گناہ)اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھ لیا، اس چور کے دل میں خیال آیا:"شاید یہ غوثِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیْہ ہیں۔" آپ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے اس خیال کا بھی علم ہو گیا، تو آپ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: میں عبدُ القادِر ہوں۔ یہ سُنتے ہی وہ چور فوراً آپ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے مُبارک قدموں پر گِر پڑا اور اس کی زبان پر **یَا سَیِّدِیْ عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ** (یعنی اے میرے آقا عبدُ القادر! میرے حال پر رحم فرمائیے) جاری ہو گیا۔

آپ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو اس کی حالت پر رحم آ گیا اور اس کی اصلاح کے لئے بارگاہِ الٰہی میں مُتَوَجِّہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی:"اے غوثِ اعظم! اس چور کو سیدھا راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے اسے قطب بنا دو۔" چنانچہ آپ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی نگاہِ فیض رَساں سے وہ قُطبِیَّت کے درجے پر فائز ہو گیا۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۱۳۰، از غوثِ پاک کے حالات:۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی اِک نگاہِ فیض سے اس چور کے نفس کی مُنہ زوری اور دل کی آلُودَگی سب دُھل گئی اور آپ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اسے وَقْت کا قُطب بنا دیا، غور کیجئے کہ جب اللہ پاک کے ولی کی نگاہ سے چور، قُطب بن سکتے ہیں تو ہمارے گُناہوں کے میل اور دلوں کے زنگ کو دھونا ان کے لیے کیا بڑی بات ہے؟ اس لیے ہمیں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کی صحبت میں رہنا چاہیے۔ **اولیائے کرام کی صحبت** دلوں کی کایا پلٹنے کا سبب ہے۔ **اولیائے کرام کی صحبت** شیطان کے چنگل سے نکلنے کا ذریعہ ہے۔ **اولیائے کرام کی صحبت** نیکیوں کی طرف مائل ہونے کا نسخہ ہے۔ **اولیائے کرام کی صحبت** نفس پر غلبہ پانے کا سبب ہے۔ **اولیائے کرام کی صحبت** دلوں کے جلا پانے کی جگہ ہے۔ **اولیائے کرام کی صحبت** گناہوں کے میل دھلنے کا سبب ہے۔ **اولیائے کرام کی صحبت** انسان کے باطن کے نکھرنے کا ذریعہ ہے۔ **اولیائے کرام کی صحبت** نیکیوں کی

طرف مائل ہونے راستہ ہے۔ الغرض! **اولیائے کرام کی صحبت کئی بھلائیوں کا مجموعہ ہے۔**

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی **قُربت اور ان سے مَحبَّت کے فوائد** بتاتے ہوئے حضرت احمد بن حرب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ نیکوں سے مَحبَّت کرنا ان کی صحبت میں رہنا اور ان کے اَفعال واَقوال دیکھ کر عمل کرنا، انسان کے دل کیلئے سب سے زِیادہ نَفع بخش ہے ۔(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، غیرتھم اذاا نتھکت حرماتہ، ص ۴۱)

گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ پاک جس کے سر پر ولایت کا تاج سجاتا ہے تو اس کی ذات سے ایسی ایسی چیزوں کا ظہور ہونے لگتا ہے کہ عقلیں حیران اور دنگ رہ جاتی ہیں مثلاً اللہ پاک کی عطا سے اولیائے کرام مُردوں کو زندہ کرسکتے ہیں، اولیائے کرام کی برکت سے بارشیں ہوتی ہیں، اللہ پاک کی عطا سے اولیائے کرام مریضوں کو اچھا کردیتے ہیں، اولیائے کرام عطائے الٰہی سے غیب کی باتوں کو جان لیتے ہیں، اللہ پاک کی عطا سے اولیائے کرام دِلوں کے زنگ کو دُور فرمادیتے ہیں اور اولِیائے کرام اللہ پاک کی عطا سے مخلوقِ خدا کی مشکل کشائی بھی فرماتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہ جن کا قدمِ پاک تمام اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی گردنوں پر ہے، آپ کو بھی ربِّ کریم نے یہ طاقت و قدرت عطا فرمائی تھی کہ آپ اپنی نگاہِ ولایت سے پوشیدہ چیزوں کو ملاحظہ فرمالیا کرتے، اپنی کرامت سے بیماروں کو تندرست فرمادیتے

اورآپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا کبھی محروم نہیں لوٹتا تھا۔ آیئے! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک ایمان افروز کرامت ملاحظہ کیجئے چنانچہ

بدعقیدہ راہِ راست پر آ گئے

حضرت سَیِّدُنا شیخ ابوالحسن علی قریشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ چند بدعقیدہ لوگ دو ٹوکرے(Baskets)لے کر بارگاہِ غوثیت میں آئے اور آپ سے پوچھا کہ ان ٹوکروں میں کیا چیز ہے؟ آپ نے اپنے تخت سے اُتر کر ایک ٹوکرے پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور فرمایا: اس میں آفت زدہ بچہ ہے اور اپنے صاحبزادے سید عبدالرزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اسے کھولنے کے لیے فرمایا، جب وہ ٹوکرا کھولا گیا تو اس میں سے وہی آفت زدہ بچہ نکلا۔ آپ نے اس کو اپنے دستِ مبارک سے اٹھا کر فرمایا: **"قُمْ بِاِذْنِ اللہ"** (یعنی اللہ پاک کے حکم سے کھڑا ہو جا) وہ آفت زدہ بچہ اللہ پاک کے حکم سے اٹھ کھڑا ہو گیا، پھر آپ نے دوسرے ٹوکرے پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر فرمایا: اس میں تندرست بچہ ہے، آپ نے اپنے صاحبزادے کو ٹوکرا کھولنے کا حکم دیا، یہ ٹوکرا بھی کھولا گیا اور اس میں سے ایک بچہ نکلا اور اُٹھ کر چلنے لگا، آپ نے اس کی پیشانی پکڑ کر فرمایا: بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ گیا۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر وہ لوگ اپنے بُرے عقائد سے تائب ہو گئے۔

شیخ ابوالحسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا کہ مجھے اس وقت ایک ضرورت پیش آئی، میں اسے پوری کرنے کی غرض سے اُٹھا، آپ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: میرا فُلاں کام ہو جائے! میں نے اس وقت باطنی معاملات میں سے ایک معاملے کی خواہش کی تھی چنانچہ اسی وقت وہ مجھے حاصل ہو گیا۔ (القلائد الجواهر، ص ۳۰ ملخصاً)

غوث پیروں کے پیر ہیں بیشک،اور روشن ضمیر ہیں بے شک
حالِ دل اُن پہ آشکارا ہے،واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

اس کو من کی مراد ملتی ہے،اس کی بگڑی ضرور بنتی ہے
جس نے دامن یہاں پسارا ہے،واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

جی اُٹھے مُردے حق کی قدرت سے، حکمِ والائے ربِّ رحمت سے
ربّ کو جب غوث نے پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم

خوب صورت ہیں گنبد اور مینار، اُن پہ رحمت برستی ہے عطارؔ
خوب دربار کا نظارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۵۷۸-۵۷۹)

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	ہیں بحرِ سخاوت،	غوثِ پاک
دریائے کرامت،	غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت،	غوثِ پاک	سرتاپا شرافت	غوثِ پاک

♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے باکمال بزرگ تھے کہ آپ کی کرامت سے بدعقیدہ لوگوں کو توبہ کی توفیق اور بیماروں کو شفا نصیب ہو جاتی تھی جبکہ آپ کی بارگاہ میں آنے والا من کی مرادیں پاتا تھا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فیضان پوری دنیا میں عام کرنے میں مصروف ہے۔ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ

لیتے رہیں۔12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذریعہ ہے ☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے ☆چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے ☆چوک دَرْس کی برکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے ☆چوک درس کی برکت سے علاقے میں مدنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں ☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہْن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر و ثَواب کا کام ہے چنانچہ

نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے، تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔[1]

آیئے! بطورِ ترغیب چوک درس کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں چنانچہ

چوک درس کی بَرَکت سے سُدھر گیا

لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی گلی(Street) میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی اکیلے ہی چوک درس دے رہے تھے، یہ اگرچہ دِین سے عملی طور پر اس قدر دُور تھے کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے تھے مگر نہ جانے کیوں ان اسلامی بھائی کو تنہا درس دیتا دیکھ کر انہیں ترس آگیا، چُنانچِہ وہ چوک درس میں شریک ہوگئے، چوک درس میں شریک ہونا ہی ان کی اِصلاح کا سبب بن گیا اور وہ بھی مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگئے، یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ

1...حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶

لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ اپنے یہاں علاقائی سطح پر مَدَنی اِنعامات کے ذِمّے دار ہیں، ایک وہ دن تھا جب وہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتے لیکن اللہ پاک کے فضل و کرم سے اُنہیں خود **عمامہ شریف سجانے** کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحَبَّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سکھلائے گا مَدَنی ماحول
بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر کے اچّھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھّو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

مَجلِس شُعبہ تَعلیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 105 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہی ہے، ان میں سے ایک **"شعبہ تعلیم"** بھی ہے، جس کا بُنیادی مَقْصَد گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلِف تعلیمی اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے انہیں سُنّتوں کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ **مجلس** کالجز اور یونیورسٹیز کے اَساتذہ(Teachers) وطلبہ (Students) سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ تعلقات قائم کرکے اِنہیں نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں اپنانے کی جانب راغب کرتی، تعلیمی

اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلْسِلَہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃُ المدینہ بالغان قائم کر کے ان مُسْتَقْبِل کے معماروں کو تعلیمِ قرآن کی لازوال دولت سے مالامال کرتی اوران کی دِینی و اَخْلاقی تَربِیَت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس شعبے سے وابستہ ہزاروں عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش کی برکت سے اب تک کئی مسلمان گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔اللہ کریم **"مجلس شعبہ تعلیم"** کو خوب خوب برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک کے مُریدوں کے لیے بشارتیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ پر اللہ پاک کی خاص رحمتوں کا سایہ ہے، وہ لوگ جو آپ کے دامن میں آ جائیں وہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے طفیل ان رحمتوں کے حق دار بن جاتے ہیں۔ آیئے اسی بارے میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے تین(3) فرمان سنتے ہیں:

(1) چنانچہ شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بَہُت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مُصاحِبوں اور میرے قِیامت تک ہونے والے مُریدوں کے نام دَرج تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے داروغۂ جہنَّم سے اِستِفسار کیا(یعنی پوچھا): کیا جہنَّم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروَردگار کی عزّت و جلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مُرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ اگر میرا مُرید اچّھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں تو

اچّھا ہوں ! مجھے اپنے پالنے والے کی عزّت و جلال کی قسم ! میں اُس وقت تک اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو داخلِ جنَّت نہ کروالوں۔(بهجةُ الاسرار ص۱۹۳)

(2) سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخِل کرے گا تو جو کوئی اپنے آپ کو میرا مُرید کہے میں اسے قَبول کرکے اپنے مُریدوں میں شامل کرلیتا ہوں اور اُس کی طرف اپنی توجُّہ رکھتا ہوں۔ میں نے مُنْکَر نَکِیْر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ قبر میں میرے مُریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔(بهجةُ الاسرار ص۱۹۳ ملخصاً)

(3) حضرت شیخ ابوالحسن علی قرشی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم دستگیر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ایک کاغذ دیا گیا جو اتنا بڑا تھا کہ جہاں تک نگاہ پہنچے، اس میں میرے اصحاب اور مُریدین کے نام تھے، جو قیامت تک ہونے والے تھے اور مجھ سے کہا گیا کہ سب کو تمہارے صدقے بخش دیا گیا۔(المرجع السابق، ص۱۹۳)

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم

بَلِیّات و غم و اَفکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں
سَروں پر نام لیوں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوثِ اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا، مُریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوثِ اعظم کا

نِدا دیگا منادی حشر میں یُوں قادریوں کو
کِدھر ہیں قادری کرلیں نظارہ غوثِ اعظم کا

فِرِشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوثِ اعظم کا

جمیلِ قادری سو جان سے ہو قربان مُرشِد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

(قبالہ بخشش، ص۵۲ تا۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرید ہونے کی ترغیب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس پُرفِتن دور میں شَیْخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت عَلّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات ہمارے لئے بہت بڑی نِعْمَت ہے،جو آپ سے مُرید ہوتا ہے، آپ اُسے غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ کردیتے ہیں۔جی ہاں! شَیْخِ طریقت ،امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سِلْسِلہ قادِریہ رضویہ میں ہی مُرید کرتے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ شَیْخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُریدوں میں شامِل ہوجائیں۔ اللہ پاک ہم سب کو غَوثِ پاک بلکہ تمام اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے سچّی مَحبَّت و عقیدت رکھنے کی توفِیق عطا فرمائے ۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد